

آئندہ برای آمریکا و ۱۸ ژوئیہ ۲۰۲۰ - شمارہ یک

غارنشینان عہد: موسیٰ اور ایلیاہ دنیا کے خاتمے پر

Jeff Pippenger

2023-08-23

موسیٰ اور ایلیاہ نبوتی علامات ہیں جن میں سے ہر ایک کو سیاق و سباق کے مطابق ایک منفرد علامت کے طور پر سمجھا جا سکتا ہے، یا پھر انہیں ایسی علامت کے طور پر بھی سمجھا جا سکتا ہے جو دونوں نبیوں کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہو۔ دو کی گواہی پر ایک بات قائم ہوتی ہے، اور مکاشفہ گیارہ میں موسیٰ اور ایلیاہ عہد قدیم اور عہد جدید کے دو گواہوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ کوہ تبدیلی بنیت پر، جو مسیح کی دوسری آمد کی نمائندگی کرتا ہے، یہ دوہری علامت اتوار کے قانون کے بحران کے ایک لاکھ چوالیس ہزار (ایلیاہ) اور شہیدوں (موسیٰ) دونوں کی نمائندگی کرتی ہے۔ بطور مجموعی علامت، حورب کی غار میں، وہ دنیا کے آخر میں خدا کے اُن لوگوں کی نمائندگی کرتے ہیں جو اُس پیغام کو "سننے"، "پڑھنے" اور "ماننے" ہیں جو خدا کے کردار کا ایک مکاشفہ ہے اور جو ایک لاؤدیکہ کو فلڈلیفائی میں تبدیل کر دینے کی قدرت اپنے اندر رکھتا ہے۔ بہت جلد، (نہایت جلد) ایک ایسا وقت آ پہنچے گا جب نادان لاؤدیکائی ایڈونٹسٹوں کے لیے اس "تیل" سے فائدہ اٹھانا ممکن نہ رہے گا جو اس پکار کا درست جواب دینے کے لیے ضروری ہے: "دیکھو، دولہا آتا ہے۔"

و موسیٰ نے خداوند سے کہا، دیکھ، تو مجھ سے کہتا ہے کہ اس قوم کو اوپر لے جا؛ لیکن تو نے مجھ یہ نہیں جتایا کہ تو میرے ساتھ کسے بھیجے گا۔ حالانکہ تو نے یہ بھی فرمایا ہے، میں تجھے نام لے کر جانتا ہوں، اور تو نے بھی میری نظر میں فضل پایا ہے۔ سو اب، میں تیری منت کرتا ہوں، اگر میں نے تیری نظر میں فضل پایا ہے تو مجھے اپنا راستہ اب دکھا، تاکہ میں تجھے جانوں اور تیری نظر میں فضل پاؤں؛ اور یہ بھی خیال فرما کہ یہ قوم تیری ہی قوم ہے۔ اور اُس نے فرمایا، میرا حضور تیرے ساتھ چلے گا، اور میں تجھے آرام بخشوں گا۔ اور اُس نے اُس سے کہا، اگر تیرا حضور میرے ساتھ نہ چلے تو ہمیں یہاں سے اوپر نہ لے جا۔ کیونکہ یہاں یہ بات کس سے معلوم ہو گی کہ میں اور تیری قوم نے تیری نظر میں فضل پایا ہے؟ کیا اسی سے نہیں کہ تو ہمارے ساتھ چلتا ہے؟ یوں میں اور تیری قوم روئے زمین کے سب لوگوں سے ممتاز ٹھہریں گے۔ اور خداوند نے موسیٰ سے کہا، یہ بات بھی جو تو نے کہی ہے میں کروں گا؛ کیونکہ تو نے میری نظر میں فضل پایا ہے، اور میں تجھے نام لے کر جانتا ہوں۔ اور اُس نے کہا، میں تیری منت کرتا ہوں، مجھے اپنا جلال دکھا۔ اور اُس نے فرمایا، میں اپنی ساری نیکی تیرے سامنے سے گزاروں گا، اور تیرے آگے خداوند کے نام کا اعلان کروں گا؛ اور جس پر میں فضل کرنا چاہوں گا اس پر فضل کروں گا، اور جس پر رحم کرنا چاہوں گا اس پر رحم کروں گا۔ اور اُس نے فرمایا، تو میرا چہرہ نہیں دیکھ سکتا؛ کیونکہ انسان مجھے دیکھ کر زندہ نہیں رہ سکتا۔ پھر خداوند نے فرمایا، دیکھ، میرے پاس ایک جگہ ہے، اور تو چٹان پر کھڑا رہے گا۔ اور یوں ہو گا کہ جب میرا جلال گزرے گا تو میں تجھے چٹان کی دراڑ میں رکھوں گا، اور جب تک میں گزر نہ جاؤں اپنی ہتھیلی سے تجھے ڈھانیے رہوں گا۔ پھر میں اپنی ہتھیلی ہٹا لوں گا، اور تو میرے پشت کے آثار دیکھے گا؛ لیکن میرا چہرہ دیکھا نہ جائے گا۔ پھر خداوند نے موسیٰ سے کہا، اپنے لیے پتھر کی دو تختیاں پہلی جیسی تراش لے، اور میں ان تختیوں پر وہی باتیں لکھوں گا جو پہلی تختیوں میں تھیں جنہیں تو نے توڑ ڈالا۔ اور صبح کو تیار رہنا، اور صبح ہی کو کوہ سینا پر چڑھ آنا، اور وہاں پہاڑ کی چوٹی پر میرے حضور حاضر ہونا۔ اور کوئی آدمی تیرے ساتھ اوپر نہ آئے، اور نہ کوئی آدمی تمام پہاڑ پر کہیں دکھائی دے؛ اور نہ بھیڑ بکریاں اور گائے بیل اس پہاڑ کے سامنے چریں۔ چنانچہ اُس نے پتھر کی دو تختیاں پہلی جیسی تراشیں؛ اور موسیٰ صبح سویرے اٹھا اور جیسا خداوند نے اسے حکم دیا تھا کوہ سینا پر چڑھ گیا، اور پتھر کی وہ دو تختیاں اپنے ہاتھ میں لے لیں۔ اور خداوند بادل میں نازل ہوا، اور وہاں اُس کے ساتھ کھڑا ہوا، اور خداوند کے نام کا اعلان کیا۔ اور خداوند اُس کے

سامنے سے گزرا اور اعلان کیا، خداوند، خداوند خدا، رحیم اور کریم، قہر کرنے میں دھیمہ، اور شفقت اور راستی میں غنی، ہزاروں پر رحمت قائم رکھنے والا، بدکرداری اور سرکشی اور گناہ کو معاف کرنے والا، لیکن قصوروار کو برگزے سزا نہ چھوڑنے والا؛ باپ دادا کی بدکرداری کی سزا بیٹوں اور پوتوں پر، تیسری اور چوتھی پشت تک پہنچانے والا۔ اور موسیٰ نے جلدی کی، اور زمین کی طرف سر جھکا کر سجدہ کیا۔ اور اُس نے کہا، اے خداوند، اگر اب میں نے تیری نظر میں فضل پایا ہے تو میرے خداوند، میں تیری منت کرتا ہوں، ہمارے درمیان چلے؛ کیونکہ یہ گردن کش قوم ہے؛ اور ہماری بدکرداری اور ہمارے گناہ کو معاف فرما، اور ہمیں اپنی میراث بنا لے۔ اور اُس نے فرمایا، دیکھ، میں عہد باندھتا ہوں: تیری ساری قوم کے سامنے میں ایسے عجائب کروں گا جیسے نہ تمام زمین میں ہوئے ہیں نہ کسی قوم میں؛ اور وہ سب لوگ جن کے درمیان تو ہے، خداوند کا کام دیکھیں گے؛ کیونکہ جو کام میں تیرے ساتھ کرنے کو ہوں وہ ہیبت ناک ہے۔ خروج 33:12-34:10۔

موسیٰ دنیا کے اختتام پر خدا کے لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو تفتیشی عدالت کے "آخری دنوں" میں خدا سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ انہیں اپنی "راہ" دکھائے، "تاکہ" وہ خدا کو "جان" سکیں، اور جواب میں خدا کی طرف سے ایسا جواب پاتے ہیں جس میں یہ وعدہ شامل ہوتا ہے کہ اُس کی "حضور" اُن کے "ساتھ چلے گی"، اور یہ کہ خدا اُن لوگوں کو "آرام" دے گا۔

این گونہ می گوید خداوند: «بر سر راہا بایستید و بنگرید، و از راہای قدیم بپرسید کہ راہ نیکو کدام است، و در آن سلوک نمایید، تا برای جانهای خویش آرامی بیابید.» اما ایشان گفتند: «در آن سلوک نخواہیم کرد.» «و نیز دیدبانانی بر شما گماشتم کہ گفتند: بہ آواز گرنای گوش فرا دہید.» اما ایشان گفتند: «گوش نخواہیم داد.» ارمیا 6:16، 17

ارمیاہ ایک ایسے طبقے کی نشان دہی کرتا ہے جو "دیکھنے" اور "سننے" سے انکار کرتا ہے، اور اسی لیے وہ اُس "آرام" کو حاصل نہیں کرتا جو اُن لوگوں سے وعدہ کیا گیا ہے جو "اچھی راہ" کے طالب ہیں اور "اُس میں چلتے ہیں۔" اشعیاہ کے نزدیک یہی آرام "تازگی" ہے۔

او بہ کہ معرفت را تعلیم خواہد داد؟ و بہ کہ فہم تعلیم را خواہد بخشید؟ آیا بہ آنان کہ از شیر بازداشته شدہ اند و از پستان ہا جدا گردیدہ اند؟ زیرا باید حکم بر حکم باشد، حکم بر حکم؛ سطر بر سطر، سطر بر سطر؛ اندکی اینجا و اندکی آنجا۔ زیرا او با لبہای لکنت دار و بہ زبانی دیگر با این قوم سخن خواہد گفت۔ همانان را کہ بہ ایشان گفت: این است آسایشی کہ بدان می توانید خستہ را آرامش بخشید؛ و این است تازگی؛ با این ہمہ، نخواستند بشنوند۔ اما کلام خداوند برای ایشان حکم بر حکم بود، حکم بر حکم؛ سطر بر سطر، سطر بر سطر؛ اندکی اینجا و اندکی آنجا؛ تا بروند و بہ عقب بیفتند و شکستہ شوند و در دام افتند و گرفتار گردند۔ اشعیا 28:9-13۔

«آرامی» و «تازگی حیات» نمایانگر باران آخر است کہ در ہنگام اعلان پیام ہشدار نہایی فرو ریختہ می شود۔

«بہ زمانی اشارہ شدم کہ پیام فرشتہ سوم در حال بستہ شدن بود۔ قدرت خدا بر قوم او قرار گرفتہ بود؛ آنان کار خود را بہ انجام رساندہ بودند و برای ساعت آزمایش پیش روی خود آمادہ شدہ بودند۔ آنان باران آخر، یا تازگی بخشی از حضور خداوند، را دریافت کردہ بودند و شہادت زندہ احیا شدہ بود۔ آخرین ہشدار عظیم در ہمہ جا طنین انداز شدہ بود، و ساکنان زمین را کہ پیام را نمی پذیرفتند، برانگیختہ و بہ خشم آوردہ بود۔» Early Writings, 279

وعدُ «الراحة» أو «الانتعاش» الذي هو «المطر المتأخر» يتضمّن الوعد الذي أُعطي لموسى في المغارة بأن «حضور» الله يسير مع شعبه.

”شرابِ یلہ پ“ حرط س ج۔ اگوہ دن نام کے مک مک کے تسوکی تنی پ۔ موی مک ہی یت می قہ کات یئ گ ید یم ے ناج ے لی ڈنا ے ک سدق لا جور پ زاغ آ ے ک لی ج نا

رپ مات تخا کے سا "شراب یلھچپ" حرط یسا، وہ ببس اک ےنگا کے چیب
 وک دنو ادخ مه رگا، ےگی یناج مه بت "یگی ےئاچ ید ےیل کے ےنکپ کے لصف
 هو روا؛ ےه ینیقی دن نام یک حبص عولط اک سا؛ یریکی وریپ ےیل کے ےنناج
 ےئا رپ نیمز، دن نام یک شراب یلھپ روا یلھچپ ینعی، دن نام یک شراب رپ مه
 دن زرف کے نویص ےا سپ" (6:3 عیسه) "اگآ یم ادخ ےنپا دنو ادخ روا وه نام داش،
 روا، ےه ید یم رادقم بسانم شراب یلھپ ےه مت ےن سا هکنویک؛ ؤانم یشوخ
 "شراب یلھچپ روا شراب یلھپ ینعی، اگ ےرک لزان شراب ےیل ےراهمت هو
 رپ رشب ره ےس یم جور ےنپا یم، ےه اتامرف ادخ، یم ون د یرخا" (2:23 لیواوی)
 "اگ ےئاپ تاجن اگ ےل مان اک دنو ادخ یئوک وج هک اگ وه سوی روا" "اگ سولیڈنا
 راهظا رت مک ےس راهظا سا کے تردق یک ادخ ماک میظع اک لیچنا (21، 17:2 لامعا)
 اھت ایکی سایامن وک زاغآ کے سا ےن سج ےه ان وه یمی ریڈپ مات تخا هتاس کے
 یمی ےنناج ےلیڈنا کے شراب یلھپ رپ زاغآ کے لیچنا وج سایئوگ نیشیپ هو
 یه ییگ سوہ یروپ رھپ یمی شراب یلھچپ رپ مات تخا کے سا، یمیئوہ یروپ
 ےن سا بج یک رظن ےن سرطپ لوسر فرط یک نج "تقو هو کے یگ زات" یمی
 یقیقحت [یئاج یدی اثم هانگ ےراهمت هکات، ؤال عوجر روا ورک هبوت سپ"، اھک
 وک عوسی هو روا؛ یمیئآ تقو کے یگ زات ےس روضح کے دنو ادخ بج، [یمی تلادع
 (20-3:19 لامعا) "ےجی هب

«خادمان خدا، با چهره‌هایی افروخته و درخشان از تقدس مقدس، از جایی به جایی دیگر خواهند
 شتافت تا پیام آسمان را اعلام کنند. به وسیله هزاران صدا، در سراسر زمین، این هشدار داده
 خواهد شد. معجزات به عمل خواهد آمد، بیماران شفا خواهند یافت، و آیات و شگفتی‌ها در پی
 ایمانداران خواهد آمد. شیطان نیز با شگفتی‌های دروغین عمل می‌کند، حتی در برابر دیدگان مردم
 آتش را از آسمان فرو می‌آورد. (مکاشفه 13:13). بدین‌سان ساکنان زمین وادار خواهند شد که
 موضع خود را اختیار کنند.» نبرد عظیم، 611، 612.

ریختن روح القدس در ایام آخر، به وسیله ریختن روح القدس در آغاز اعلام انجیل، نمونه‌وار پیش‌نمایی
 شده است. «کلام خداوند به ایشان» که آنچه را روح به کلیساها می‌گوید نخواهند شنید، همان اصل
 نبوتی افزودن یک خط نبوتی تاریخ بر خط نبوتی دیگری بود تا بدین وسیله پایان جهان به تصویر
 کشیده شود. این چیزی کمتر از آن اصل نیست که پایان یک چیز به وسیله آغاز آن چیز به تصویر
 درآورده می‌شود. این قاعده نبوی از سوی قوم نادان لائودیکیه‌ای ادونتیست‌های روز هفتم رد
 می‌شود. چون پذیرفته شود، خدا می‌تواند «معرفت را تعلیم دهد»؛ همان معرفتی که دانیال تصریح
 می‌کند در زمان آخر افزون می‌گردد، و همان معرفتی که هوشع می‌گوید قوم خدا به سبب رد کردن
 آن هلاک می‌شوند. آن گروه در اشعیا و ارمیا که از شنیدن یا دیدن سر باز می‌زنند، «تازگی» را که
 همان «آرامی» است رد می‌کنند؛ آرامی‌ای که خدا وعده می‌دهد آن را به قوم «روز آخر» خود عطا کند
 تا بتوانند بحران پایان ایام را به سلامت پشت سر بگذارند.

"نام خداوند" (سیرت) که خدا برای موسی اعلان کرد، این بود که «یهوه خدا» «رحیم و کریم، دیرغضب،
 و کثیرالاحسان و راست» است. سیرت او رحمت و راستی است. آن راستی که نمایانگر سیرت اوست،
 همواره با رحمت او همراه است، زیرا هیچ‌کس حقیقت او را درک نخواهد کرد، مگر آنکه خدا نخست
 رحمت خود را نسبت به او جاری سازد، زیرا همه گناه کرده‌اند و از جلال (سیرت) خدا قاصر آمده‌اند.
 این حقیقت که عیسی مسیح آلفا و امگا است، از سوی کسانی شناخته می‌شود و نگاه داشته می‌شود
 که خدا ایشان را از عصیان‌ها و گناهانشان آمرزیده است. آن آمرزش در صحنه‌های پایانی داوری
 تحقیقی واقع می‌شود. آنان را که او رحمت خود را نسبت به ایشان به کار می‌برد و بدین‌سان
 گناهانشان را می‌آمرزد، برای میراث خود می‌گیرد و با ایشان به عهد درمی‌آید.

«در آخرین روزهای تاریخ این جهان، عہد خدا با قوم نگاہدارندہ احکام او باید تجدید شود.» Review and Herald، 26 فورہ 1914.

ہمہ انبیاء، از جملہ موسیٰ، روزهای آخر داوری تحقیقی را مشخص می‌کنند؛ زمانی کہ خدا عہد خود را با کسانی کہ بہ عنوان صد و چہل و چہار ہزار تن شناختہ می‌شوند، تجدید می‌نماید. و ہنگامی کہ آن عہد برقرار گردد، خدا «کارهای شگفت خواهد کرد، چنان کہ در تمامی زمین و در ہیچ امتی بہ عمل نیامدہ باشد؛ و تمامی قومی کہ تو در میان ایشان هستی، عمل خداوند را خواهند دید؛ زیرا آنچه من با تو خواہم کرد، امری ہولناک است.»

تجرہ غار موسیٰ بر کوہ حوریب، کہ بہ کوہ سینا نیز شناختہ می‌شود، در بستر کشاکش موسیٰ با قوم خدا قرار داشت. کشاکش او این بود کہ مأموریتی را کہ خدا بہ او سپردہ بود بہ انجام رساند. موسیٰ در کشاکشی دربارهٔ پیام خدا بہ جهان بود. درست پیش از آنکہ خداوند جلال خود را بہ موسیٰ بنمایاند، می‌بینیم کہ موسیٰ در برابر خداوند بہ استدلال متوسل می‌شود و چنین القا می‌کند کہ اگر خداوند شورشیانی را کہ اندکی پیش گرد گوسالہ زرین ہارون بہ رقص درآمده بودند ہلاک کند، ہلاکت آن شورشیان، پیامی را کہ قدرت خدا را معرفی می‌کرد از میان خواہد برد.

اور خداوند بہ موسیٰ گفت: «این قوم را دیدہ ام، و اینک قومی سخت گردن اند. پس اکنون مرا واگذار تا غضب بر ایشان افروختہ شود و ایشان را ہلاک کنم، و از تو امتی عظیم پدید آورم.» و موسیٰ بہ درگاہ یہوہ خدای خود تضرع کردہ، گفت: «ای خداوند، چرا غضب تو بر قوم خویش کہ ایشان را با قوتی عظیم و دستی توانا از سرزمین مصر بیرون آوردی، افروختہ شود؟ چرا مصریان بگویند و گویند: او ایشان را بہ قصد بدی بیرون آورد تا ایشان را در کوہ ہا بکشد و از روی زمین نابود سازد؟ از شدت غضب خویش بازگرد و از این بلایی کہ بر قوم خود قصد کردہ ای، منصرف شو. ابراہیم و اسحاق و اسرائیل، بندگان خود را، بہ یاد آور کہ برای ایشان بہ ذات خود قسم خوردی و بدیشان گفتی: ذریت شما را همچون ستارگان آسمان کثیر خواہم ساخت، و تمامی این سرزمینی را کہ دربارہ اش سخن گفتہ ام بہ ذریت شما خواہم داد، و ایشان آن را تا ابد بہ میراث خواہند برد.» پس خداوند از آن بلایی کہ گفتہ بود بر قوم خود بیاورد، منصرف شد. خروج ۳۲-۱۴.

تجرہ غار موسیٰ دربردارندہ پیامی است کہ موسیٰ مأمور شدہ بود آن را بہ جهان عرضہ کند. شہادت عبور خداوند از برابر موسیٰ و اعلام منش خویش، در چارچوب پیامی درونی دربارهٔ قوم سرکش خدا (لائودیکہ) قرار دادہ شدہ است؛ و زمینہ تجرہ غار ایلیا نیز در کشاکش او با ایزابل، یا اتحاد سہ گانہ ایالات متحدہ، پاپیت، و سازمان ملل متحد، نہادہ شدہ بود. یکی نمایانگر پیام درونی برای کلیساست، و دیگری پیام بیرونی برای جهان؛ اما آن دو شاہد، موسیٰ و ایلیا، در همان غار حوریب حضور دارند، و ہر دو در غار پایان جهان نیز بازنمایی شدہ اند.

اور اخاب نے ایزبل کو وہ سب کچھ بتایا جو ایلیاہ نے کیا تھا، اور یہ بھی کہ اُس نے سب نبیوں کو تلوار سے قتل کر ڈالا تھا۔ تب ایزبل نے ایلیاہ کے پاس ایک قاصد بھیجا اور کہا، دیوتا میرے ساتھ ایسا ہی کریں بلکہ اس سے بھی زیادہ، اگر میں کل اسی وقت تک تیری جان کو اُن میں سے ایک کی جان کے مانند نہ کر دوں۔ جب اُس نے یہ دیکھا تو وہ اُٹھا اور اپنی جان بچانے کے لیے روانہ ہوا، اور بئرسبع میں، جو یہوداہ کا ہے، آ پہنچا اور اپنے خادم کو وہیں چھوڑ دیا۔ لیکن وہ خود ایک دن کی مسافت بیابان میں چلا گیا، اور ایک جھاؤ کے درخت کے نیچے آ کر بیٹھ گیا؛ اور اُس نے اپنے لیے موت مانگی، اور کہا، بس ہے؛ اب، اے خداوند، میری جان لے لے، کیونکہ میں اپنے باپ دادا سے بہتر نہیں ہوں۔ اور جب وہ جھاؤ کے درخت کے نیچے لیٹا اور سو گیا، تو دیکھو، ایک فرشتہ نے اُسے چھوا اور اُس سے کہا، اُٹھ اور کھا۔ اور اُس نے نظر کی، اور دیکھو، اُس کے سرہانے انگاروں پر پکی ہوئی ایک روٹی اور پانی کی ایک صراحی رکھی تھی۔ سو اُس نے کھایا اور پیا، اور پھر لیٹ گیا۔ اور خداوند کا فرشتہ دوسری بار پھر آیا، اور اُسے چھوا، اور کہا، اُٹھ اور کھا؛ کیونکہ یہ سفر تیرے لیے بہت دراز ہے۔

پس وہ اُٹھا اور کھایا پیا، اور اُس خوراک کی قوت سے چالیس دن اور چالیس رات چلتا ہوا خدا کے پہاڑ حوریب تک پہنچا۔ اور وہاں ایک غار میں آیا اور وہیں قیام کیا؛ اور دیکھو، خداوند کا کلام اُس پر نازل ہوا، اور اُس نے اُس سے کہا، اے ایلیاہ، تو یہاں کیا کر رہا ہے؟ اُس نے کہا، میں رب الافواج خداوند کے لیے بڑی غیرت رکھتا رہا ہوں؛ کیونکہ بنی اسرائیل نے تیرے عہد کو ترک کر دیا، تیری قربان گاہوں کو ڈھا دیا، اور تیرے نبیوں کو تلوار سے قتل کیا؛ اور میں، صرف میں ہی، باقی رہ گیا ہوں؛ اور وہ میری جان کے درپے ہیں کہ اُسے لے لیں۔ تب اُس نے کہا، باہر نکل اور خداوند کے حضور پہاڑ پر کھڑا ہو جا۔ اور دیکھو، خداوند پاس سے گزرا، اور ایک بڑی اور زوردار آندھی نے پہاڑوں کو پہاڑ ڈالا اور چٹانوں کو خداوند کے حضور ٹکڑے ٹکڑے کر دیا؛ لیکن خداوند آندھی میں نہ تھا۔ اور آندھی کے بعد زلزلہ آیا؛ لیکن خداوند زلزلہ میں نہ تھا۔ اور زلزلہ کے بعد آگ آئی؛ لیکن خداوند آگ میں نہ تھا۔ اور آگ کے بعد ایک ہلکی مدھم آواز آئی۔ اور یوں ہوا کہ جب ایلیاہ نے اُسے سنا، تو اُس نے اپنے چغے سے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا، اور باہر نکل کر غار کے دہانے پر کھڑا ہو گیا۔ اور دیکھو، ایک آواز اُس تک آئی اور کہنے لگی، اے ایلیاہ، تو یہاں کیا کر رہا ہے؟ اُس نے کہا، میں رب الافواج خداوند کے لیے بڑی غیرت رکھتا رہا ہوں؛ کیونکہ بنی اسرائیل نے تیرے عہد کو ترک کر دیا، تیری قربان گاہوں کو ڈھا دیا، اور تیرے نبیوں کو تلوار سے قتل کیا؛ اور میں، صرف میں ہی، باقی رہ گیا ہوں؛ اور وہ میری جان کے درپے ہیں کہ اُسے لے لیں۔ اور خداوند نے اُس سے کہا، جا، اور دمشق کے بیابان کی راہ سے واپس لوٹ؛ اور جب تو پہنچے تو حزائیل کو مسح کر کہ وہ آرام کا بادشاہ ہو۔ اور نیشی کے بیٹے یہو کو مسح کر کہ وہ اسرائیل کا بادشاہ ہو؛ اور اہل محولہ کے شافاط کے بیٹے الیشع کو مسح کر کہ وہ تیری جگہ نبی ہو۔ اور یوں ہو گا کہ جو کوئی حزائیل کی تلوار سے بچ نکلے گا اُسے یہو قتل کرے گا؛ اور جو کوئی یہو کی تلوار سے بچ نکلے گا اُسے الیشع قتل کرے گا۔ تو بھی میں نے اسرائیل میں اپنے لیے سات ہزار باقی رکھے ہیں، وہ سب گھٹنے جنہوں نے بعل کے آگے نہیں ٹیکا، اور ہر وہ منہ جس نے اُسے بوسہ نہیں دیا۔ 1 سلاطین 19:1-18۔

غار کا تجربہ نبی کی اُس دل شکنی کی نمائندگی کرتا ہے جو اُس کے پیغام اور اپنے پیغام اور کام کے سمجھے گئے اثر کے بارے میں تھی۔ موسیٰ خدا کے معلنہ پیغام کا دفاع کر رہا تھا اور ایلیاہ اُس پیغام سے دستبردار ہو چکا تھا۔ یہ ایک ہی پیغام ہے، سوائے اس کے کہ ایک کلیسیا کے بارے میں داخلی ہے اور دوسرا کلیسیا کے بارے میں خارجی۔ تاہم، نبوتی طور پر، یہ دونوں مل کر مکاشفہ اٹھارہ کے دوہری پیغام کی تمثیل پیش کرتے ہیں۔ غار سے متعلق تمام حقائق کے بارے میں جس بات پر مجھ زور دینا ہے وہ یہ ہے کہ "آخری ایام" میں جو دل شکنی دونوں میں سے کسی بھی صورت میں ظاہر کی گئی ہے، وہ پیغام اور اُس کے اثر کے بارے میں ہے۔

موسیٰ اور ایلیاہ دونوں اُن لوگوں کی نمائندگی کرتے ہیں جو اُس "آواز" کو "سنتے" اور "دیکھتے" ہیں جو "خداوند کا کلام" ہے۔ وہ "کلام" اُس کے رحم اور سچائی کے وصف کی نمائندگی کرتا ہے۔ زبور نویس بھی خدا کی رحمت دکھائے جانے کی درخواست کرتا ہے، جو اُس کا وصف ہے۔ اُس کی "رحمت" کو دیکھنے کے لیے، زبور نویس یہ وعدہ کرتا ہے کہ وہ سنے گا کہ روح کلیسیاؤں سے کیا فرماتا ہے۔

برای رئیس مغنیان، زمموری از بنی قورح۔ ای خداوند، تو ہر زمین خویش التفات فرمودہ ای؛ اسارت یعقوب را بازگردانیدہ ای [معکوس کردہ ای]۔ گناہ قوم خود را آمرزیدہ ای، و تمامی خطای ایشان را پوشانیدہ ای۔ سیلاہ۔ تمامی غضب خویش را برگرفته ای؛ از شدت خشم خود بازگشتہ ای۔ ای خدای نجات ما، ما را بازگردان، و خشم خود را از ما برطرف ساز۔ آیا تا ابد ہر ما خشمگین خواہی بود؟ آیا خشم خود را از نسلی تا نسل دیگر امتداد خواہی داد؟ آیا بار دیگر ما را زندہ نخواہی ساخت، تا قوم تو در تو شادی کنند؟ ای خداوند، رحمت خویش را بہ ما بنما، و نجات خود را بہ ما عطا فرما۔ خواہم شنید کہ خداوند یہوہ چہ خواہد گفت، زیرا او با قوم خود و با مقدسان خویش از صلح سخن خواہد گفت؛ اما مبادا ایشان بار دیگر بہ حماقت بازگردند۔ یقیناً نجات او بہ آنان کہ از او می ترسند نزدیک است، تا جلال در سرزمین ما ساکن گردد۔ رحمت و راستی بہ ہم رسیدہ اند؛ عدالت و سلامتی یکدیگر را بوسیدہ اند۔ راستی از زمین خواہد رویید، و عدالت از آسمان خواہد

نگریست. آری، خداوند آنچه نیکوست خواهد بخشید، و زمین ما محصول خود را خواهد داد. عدالت پیشاپیش او خواهد رفت، و ما را در راه گام‌های او قرار خواهد داد. مزمور 135:1-85.

«جیو) هئ ره کرته اوللهخ هم جسیکا هئ 'emet' شبد عبْرانی وهی "سത്യ" اور، " (سത്യ اور کرُونا "کدیه دْهان کد نْیای خوجی کو گیت اپنه بجنکار هئ. سْیوکت پرسْپر وه هئ" چومه، "هئ کرته उत्पन्न کو शान्त और धर्म प्रार्थना है। दिया कर" क्षमा को अधर्म के प्रजा "अपनी ने परमेश्वर जब, है करता स्थापति में दानों अन्तमि करे।" पुनर्जीवति "को प्रजा अपनी प्रभु कहै यह

«بیداری و اصلاحی باید واقع شود، تحت خدمت روح القدس. بیداری و اصلاح دو چیز متفاوت اند. بیداری به معنای تجدید حیات روحانی است، جان بخشی قوای ذهن و دل، و رستاخیزی از مرگ روحانی. اصلاح به معنای سازمان دهی دوباره، تغییر در افکار و نظریه‌ها، عادات و اعمال است. اصلاح، مگر آنکه با بیداری روح پیوند داشته باشد، ثمره نیکوی پارسایی را به بار نخواهد آورد. بیداری و اصلاح باید کار معین خویش را انجام دهند، و در انجام این کار، باید با یکدیگر درآمیزند.» Selected Messages, book 1, 128

«احیا»یی که مزمورنویس درخواست می‌کند، نشان‌دهنده خواهشی از سوی کسی است که می‌داند مرده است. احیایی که مزمورنویس درخواست می‌کند، برای یک لائودیکیه‌ای درخواستی بسیار دشوار است، زیرا لائودیکیه‌ای آگاه نیست که از نظر روحانی مرده است؛ اما اگر چنین نبود، نیازی نداشت که احیا شود. این احیا با موافقت بر این امر تحقق می‌یابد که «بشنوم خداوند یهوه چه خواهد گفت»، و هیچ کار دیگری نباید بر فراهم آوردن آن احیا که هنگامی پدید می‌آید که روح القدس در درون ما ساکن می‌شود، مقدم گردد.

«احیای دینداری راستین در میان ما، بزرگ‌ترین و فوری‌ترین همه نیازهای ماست. جست‌وجوی این امر باید نخستین کار ما باشد.» Selected Messages، کتاب ۱، ۱۲۱.

خواهر وایت درباره کتاب مکاشفه چنین می‌گوید.

«وقتی ما به عنوان یک قوم دریابیم که این کتاب برای ما چه معنایی دارد، در میان ما احیایی عظیم پدیدار خواهد شد.» Testimonies to Ministers, 113.

واژه «احیا» به معنای بازگرداندن به حیات تعریف می‌شود. آنان که برگزیده شده‌اند تا در شمار صد و چهل و چهار هزار باشند، نخست باید دریابند که مرده‌اند و به احیا نیاز دارند. این حقیقت که صد و چهل و چهار هزار مرده‌اند، جزئی مهم از پیامی است که درست پیش از بسته شدن مهلت توبه گشوده می‌شود. درباره این حقیقت، سخن بسیار بیشتری برای گفتن داریم. آنچه ایشان را احیا می‌کند، «رحمتی» است که خدا هنگامی که آنان را «احیا» می‌کند و عدالت خویش را به ایشان می‌بخشد، بر آنان امتداد می‌دهد. آنچه ایشان را احیا می‌کند، این حقیقت است که عیسی الفا و امگا است، و این فهم در درون ایشان «صلحی» پدید می‌آورد که از هر فهمی فراتر می‌رود. وعده این است که «حق» از زمین خواهد رویید. پیامی که به عنوان «حق» نمایانده شده است، و همان الفا و امگا است، از ایالات متحده منشأ می‌گیرد، زیرا از «زمین» می‌روید. پیام در آغاز از ایالات متحده آمد، و پیام در پایان نیز از همان‌جا برمی‌خیزد.

با در نظر گرفتن این که غارنشینان خدا نمادی هستند، به دیگر انبیا نیز خواهیم پرداخت که در غاری نمادین بوده‌اند. عیسی، یحیای تعمیددهنده را ایلیا معرفی کرد، و یحیی هنگامی که در زندان بود نیاز داشت بداند آیا عیسی همان مسیح موعود است یا نه. او نیاز داشت شخصیت حقیقی عیسی را بشناسد. او نیاز داشت بداند که آیا پیامی که خود اعلام کرده بود و پیامی که عیسی همچنان اعلام می‌کرد، همان پیام راستین است. او شاگردان خود را فرستاد تا این پرسش را از عیسی بپرسند، و

عیسی، از کنار پریش ایشان گذشت و سپس جلال خویش را به آنان نشان داد.

«بدین سان آن روز سپری شد، در حالی که شاگردان یوحنا همه چیز را می دیدند و می شنیدند. سرانجام عیسی ایشان را نزد خود فراخواند و فرمود که رفته، آنچه را مشاهده کرده بودند به یوحنا خبر دهند، و افزود: "خوشا به حال آن که در من هیچ سبب لغزش نیابد." لوقا ۷:۲۳، ۷:۲۴. برهان الوهیت او در انطباق آن با نیازهای انسانیت دردمند آشکار می شد. جلال او در فروتنی او نسبت به پستی حال ما نمایان گردید.»

شاگردان این پیام را رسانیدند، و همین کافی بود. یوحنا نبوت مربوط به مسیحا را به یاد آورد: «خداوند مرا مسح کرده است تا به حلیمان بشارت دهم؛ مرا فرستاده است تا شکسته دلان را التیام بخشم، و آزادی را برای اسیران و گشایش زندان را برای بستگان اعلام کنم؛ تا سال مقبول خداوند را اعلام نمایم.» اشعیا ۶۱:۱، ۲. اعمال مسیح نه تنها اعلان می کرد که او همان مسیحاست، بلکه نشان می داد که پادشاهی او به چه شیوه ای باید برقرار گردد. همان حقیقتی که در بیابان بر ایلیا مکشوف شده بود، بر یوحنا نیز آشکار گردید؛ آنگاه که «بادی عظیم و نیرومند، کوه ها را می شکافت و صخره ها را پیش روی خداوند خرد می کرد؛ اما خداوند در باد نبود؛ و پس از باد، زلزله ای آمد؛ اما خداوند در زلزله نبود؛ و پس از زلزله، آتشی پدید آمد؛ اما خداوند در آتش نبود؛ و پس از آتش، خدا با «آوایی آرام و نازک» با نبی سخن گفت. اول پادشاهان ۱۹:۱، ۱۲. بدین سان، عیسی نیز می بایست کار خود را نه با هیاهوی جنگ افزارها و نه با واژگون ساختن تخت ها و پادشاهی ها، بلکه از راه سخن گفتن با دل های مردمان به وسیله زندگی ای آکنده از رحمت و از خودگذشتگی، به انجام رساند.» آرزوی اعصار، ۲۱۷.

قدرت خدا از طریق کلام او منتقل می شود. این قدرت به «دل های انسان ها» رسانده می شود. این همان درسی بود که در «آواز ملایم آرام» تعلیم داده شد. با این حال، پیام ایلیا همان پیام بیرونی است که نیروهای خارج از قوم خدا را شناسایی می کند. مسیح در «ایام آخر» به ایلیا می فرمود که قدرت در کلام او قرار دارد؛ با این همه، «برخورد سلاح ها و واژگون شدن تخت ها و پادشاهی ها» که به وسیله باد ویرانگر، زلزله و آتش به تصویر کشیده شده است، نمایانگر سه نیروی بیرونی است که در کتاب مکاشفه معرفی شده اند و قوم خدا با آن ها روبه رو خواهند شد. «باد» ویرانگر در نبوت کتاب مقدسی نمادی از اسلام است. «زلزله» طغیان و هرج و مرج انقلاب فرانسه است. «آتش» همان هلاکتی است که بر سدوم و عموره وارد شد. ایلیا از قدرت پایی گریخته بود تا به غار برسد؛ پس خداوند بر او آشکار ساخت که با وجود همه نیروهای شریری که بحران پایان جهان را تشکیل می دهند، این همان آواز ملایم آرام است که قدرت خدا در آن یافت می شود.

موسی، ایلیاه اور یوحنا بیتسمه دینے والے، سب اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ انہوں نے ایک غار سے خدا کے کردار کا مشاہدہ کیا۔ "غار" ہی وہ واحد نشان ہے جو ایک شریر اور زانی نسل کو دیا جائے گا۔ یسوع نے "زانی اور شریر نسل" کا ذکر کیا، جو تفتیشی عدالت کے "آخری ایام" کی نسل ہے۔ اس نسل کے لیے نشان نبی یونس تھا، جس نے تین دن ایک غار میں—یعنی مچھلی کے پیٹ میں—گزارے تھے۔

و چون مردم انبوه انبوه گرد آمده بودند، او آغاز سخن کرده، گفت: این نسلی شریر است؛ نشانه ای می طلبند، و هیچ نشانه ای بدیشان داده نخواهد شد، جز نشانه یونس نبی. زیرا همان گونه که یونس برای نینویان نشانه ای بود، همچنین پسر انسان نیز برای این نسل خواهد بود. لوقا ۱۱:۲۹،

30

یونس سه روز و سه شب در شکم نهنگ بود، چنان که عیسی نیز سه روز در قبر بود. یونس نشانه ای بود و عیسی نیز چنین است. آنان نشانه قیامت را نمایان می سازند، که البته پس از مرگ واقع می شود.

آنگاه بعضی از کاتبان و فریسیان در پاسخ گفتند: «استاد، می‌خواهیم از تو نشانه‌ای ببینیم.» اما او در جواب ایشان گفت: «نسلی شریر و زناکار در پی نشانه می‌گردد؛ و هیچ نشانه‌ای به آن داده نخواهد شد، جز نشانه یونس نبی. زیرا چنان‌که یونس سه روز و سه شب در شکم نهنگ بود، پسر انسان نیز سه روز و سه شب در دل زمین خواهد بود. مردان نینوا در روز داوری با این نسل برخوانند خاست و آن را محکوم خواهند کرد، زیرا ایشان به وعظ یونس توبه کردند؛ و اینک، بزرگ‌تر از یونس در اینجاست.» متی 12:38-41.

اگر اصل تکرار تاریخ را درک کنیم، همراه با این واقعیت که تمامی تاریخ مقدس پایان جهان را معرفی می‌کند، آنگاه یونس و مرگ، دفن و رستاخیز مسیح «نشانه» و نیز پیام برای قوم خدا در زمان حاضر هستند. هنگامی که یونس از شکم نهنگ بیرون افکنده شد، پیام را اعلام کرد؛ همان‌گونه که پیام رستاخیز مسیح نیز بی‌درنگ اعلام شد، آنگاه که فرشته سنگ را از دهانه غاری که مسیح در آن بود کنار زد. کسانی که به واسطه موسی، ایلیا، یونس و مسیح بازنمایی شده‌اند، نه تنها نماد قوم خدا در «ایام آخر» هستند، بلکه پیام هر یک از ایشان را نیز که عرضه داشتند، نمادین می‌سازند.

د یونس نبی د غار هغه تجربه هم رانغاړي چې پکې د مسیح د رحیم ذات څرگندونه کېږي. هماغه رحمت چې عیسی الیاس ته وغځاوه، یونس ته هم وغځول شو، کله چې هغه د پیغام له اعلانولو څخه د خپلې مسؤلیت د تېښتې په حال کې و. د یونس په اړه د ویلو لپاره لا ډېر څه شته، خو اوس اړتیا ده چې نورو ټکو ته پام وشي.

این غار، در میان معانی دیگر، نمایانگر مرگ و رستاخیز است. قوم عهد خدا در ایام آخر، بر پایه گواهان متعدد، چنین شناخته شده‌اند که مرده بودند و سپس رستاخیز یافتند. البته، یک مسیحی باید تولد تازه بیابد تا ملکوت خدا را ببیند، و این نمایانگر مرگ انسان کهنه جسمانی است؛ اما از لحاظ نبوی، معنایی فراتر دارد. این از پیامی سخن می‌گوید که در میانه راه متوقف می‌شود. ایلیا از اعلام آن پیام بازایستاد، یونس از اعلام آن پیام گریخت. یوحنا به زندان افکنده شد و اعدام گردید. عیسی مصلوب شد.

پس نشانه یونس صرفاً درباره مرگ و قیامت نیست، بلکه درباره مرگ و قیام یک پیام است؛ و همه پیام‌هایی که در کلام خدا نمونه‌وار نمایش داده شده‌اند، نماینده پیام هشدار نهایی‌اند که از سوی پدر به عیسی داده شد، و سپس او آن را به جبرائیل داد، و سپس او آن را به نبی داد، و آنگاه او آن را نوشت و به کلیساها فرستاد. خدا مایل بود در تجربه غار موسی، آن پیام را پایان دهد و از نو آغاز کند. ایلیا کار خود را به عنوان پیام‌آور به پایان رساند و به غار گریخت. یونس به ترشیش گریخت. یحیی تعمیددهنده به قتل رسید، چنان‌که عیسی نیز چنین شد. همه این شهادت‌ها باید به کتاب مکاشفه آورده شوند و با یکدیگر همسو گردند. دانیال و مکاشفه دو کتاب‌اند، اما «شهادت عیسی» نشان می‌دهد که آن‌ها همچنین یک کتاب نیز هستند. آن‌ها همان ویژگی‌های کتاب مقدس را دارا هستند: دو کتاب که یک کتاب را تشکیل می‌دهند، و دو نویسنده که نماینده دو شاهد هستند.

دانیال، اسیر بابل و سپس ماد و فارس، به‌طور نمادین هنگامی مرد که به چاه شیران افکنده شد. یونس به‌طور نمادین هنگامی مرد که نهنگ او را بلعید. یوحنا مکاشفه‌نگار به‌طور نمادین هنگامی مرد که در روغن جوشان افکنده شد. ویلیام میلر مرد، اما این وعده را دارد که فرشتگان در کنار قبر او برای رستاخیز عادلان در انتظارند. خدمت Future for America به‌طور نمادین در ۱۸ ژوئیه ۲۰۲۰ مرد.

په‌يامی هوښداري کۆتايي له چوارچي‌وهي چاکوون‌هوهي بريني مهرگبار‌هه‌ي ه‌زي پاپاي‌ه‌تي دانراوه. چاکوون‌هوهي ه‌و برينه باب‌ه‌تي‌کي تايب‌ه‌ت له به‌شه سي‌زده و جه‌قه‌دي په‌يامي ناشکراکردن‌هوه. کاتيک بريني مهرگبار چاک ده‌بي‌ته‌وه، پاپاي‌ه‌تي زيندووکراوه ده‌بي‌ته شانشيني ه‌شت‌ه‌م که له به‌شي جه‌قه‌دي په‌يامي ناشکراکردن‌هوه نيشان دراوه. وهک ه‌شت‌ه‌م

ناسۆنراوه، ئهوهی که له جهوت هکهی. ژمارهی ههشت هۆمای زیندوو بوون هوهی، چونکه
خهت هه کردن وهک مۆری په یوه ندیی په یمان ده بوو له رۆژی ههشتهم دواى له دایکپوونی
مندالی نۆر ئه نجام بدرۆت. ئه و رۆیره سمه له سه رده می مه سیحییدا به له ئاوه هل کۆشان
جۆگه گۆرکرا، و له ئاوه هل کۆشان مردن و ناشتن و زیندوو بوون هوهی مه سیح نمایندگی ده کات.
مه سیح له رۆژی دواى رۆژی جهوت هم زیندوو کرای هوه. بۆی، به شۆوهی پۆشبینی له رۆژی
ههشتهم زیندوو کرای هوه. دواى هه زار سال ی پشوودان، زهوی نوۆکراوه له هه زاره ی ههشتهمدا
زیندوو ده کۆت هوه.